3۔ حقیقت پسندی:

طالب علم کو دوسروں کی رائے اور ان کے دلائل پر کھلے دل اور انصاف پسندی سے غور کرنا چاہئے۔ نہ تو ایسا افراط ہو کہ وہ کسی رائے کو من وعن مسلمہ حقیقت کے طور پر لے اور اس کی سند و علت پر غور کرنے کی زحمت ہی نہ کرے اور نہ یہ تفریط ہو کہ کوئی بات دلائل و شواہد کی رُو سے سامنے آنے کے بعد اسی ء تسلیم کرنے اس وجہ سے ہچکچائے کہ وہ اس کے رجحانات اور میلانات کے خلاف ہے۔

4۔ جدت:

مقالہ نگار کے لیے ضروری ہے کہ اپنے مقالے میں کوئی کام کی بات سامنے لائے اور انسانیت کے پاس موجود علمی ورثے میں کسی قابل ذکر چیز کا اضافہ کرے تاکہ وہ تحقیق کے عمل کو آگے بڑھائے اور علمی ترقی میں اپنا حصہ ڈال سکے۔ اگرچہ وہ کسی مخطوطے کی تحقیق کی شکل میں کیوں نہ ہو۔ قلم کے بجائے قینچی سے لکھنا اور تحقیقی انکشافات کے بجائے روایتی اقتباسات جمع کرنا مقالہ نگاری کی روح کے منافی ہے۔

اگرچہ ایک بہترین موضوع کی اہم خوبی یہ ہے کہ اس میں "جدت" اور "افادیت" پائی جائے، لیکن اس کے باوجود یہ ضروری نہیں کہ آپ کسی نئے موضوع ہی کا انتخاب کریں۔ آپ قدیم موضوعات پر مختلف جہت اور ایک نئے نقطہ نظر سے کام کر سکتے ہیں، سابقہ تحقیقات کے نتائج کی روشنی میں مزید تحقیق و تدقیق کا فریضہ بھی انجام دے سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کسی قدیم موضوع پر اپنے ان مطالعاتی نتائج کی روشنی میں از سر نو تحقیق کریں جو اس سے پہلے سامنے نہیں آئے تھے۔ ایسی تحقیق فکر و نظر کی نئی راہیں کھولتی ہے اور علم کے دائرے کو مزید وسعت بخشتی ہے، لہٰذا اسے "اضاعتِ وقت" نہیں کہا جا سکتا۔ افادیت کا پہلو اس میں پایا جانا عین ممکن ہے۔

www.alghanipublisher.com